علامہ عبدالرزاق ملیح آبادی

مُسلمان مُشرک

تعارف

یہ مضمون علامہ عبدالرزاق ملیح آبادی نے نصف صدی قبل ۱۹۲۵ء میں "الوسیلۃ" کے اردو ترجمہ میں مقدمہ کے طور پر لکھا تھا۔ ایک دردمند موحّد دل کی یہ پکار "عبرت" کے لئے ہدیۂ ناظرین ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بنی امیہ کے زمانے میں رو یا کرتے تھے کہ عہد اول کا دین باقی نہیں رہا۔ اگر وہ ہمارے اس زمانے کو دیکھتے تو کیا کہتے؟ کیا وہ ہمیں "مشرک" قرار نہ دیتے اور ہم انہیں کوئی برا نام نہ دیتے کیونکہ اس وقت اور اس وقت کے اسلام میں اب اگر کوئی مشترک چیز باقی رہ گئی ہے تو صرف لفظ اسلام یا چند ظاہری و رسمی عبادتیں ہیں اور وہ بھی بدعت کی آمیزش سے پاک نہیں۔ کتاب اللہ جیسی آسمان سے اتری تھی اب تک بے غل وغش قائم ہے، سنت رسول اللہ بھی مدوّن و محفوظ مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ مگر کتنی بڑی بدنصیبی ہے کہ دونوں مہجور و متروک ہیں، طاقوں اور الماریوں کی زینت ہیں یا گنڈوں تعویذوں میں منتقل ہیں۔ اور باوجود ادعائے اتباع کے ان سے مخالف چل رہے ہیں۔ اجمیر کا عرس دیکھنے کے بعد کون کہہ سکتا ہے، یہ وہی مسلمان ہیں جو حامل قرآن اور علمبردار توحید تھے اور دھر ایک ہندو راہنما نے اجمیر کی کیفیت دیکھ کر کہا تھا:

"اب تک مجھے شک تھا کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد ہو سکتا ہے۔ مگر آج یقین ہو گیا کیونکہ ہمارے اور مسلمانوں کے مذہب میں اگر کچھ فرق ہے تو صرف ناموں کا ہے، حقیقت دونوں کی ایک ہی ہے"

اور یہ اس نے سچ کہا۔ کیونکہ اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کے شرک . . .

. . . میں اگر فرق ہے تو ناموں اور طریقوں کا ہی ہے۔ ورنہ حقیقت تقریباً دونوں کی

ایک ہے۔ ہندو بتوں کے سامنے جھکتے ہیں تو مسلمان قبروں کے سامنے۔ ہندو، رام و کرشن کی پرستش کرتے ہیں تو مسلمان جیلانی و اجمیری کی!

یہ کہنا کہ ہم پرستش نہیں کرتے، انہیں خدا نہیں سمجھتے محض بے معنی ہے۔ کیونکہ ہندو بھی بجز اللہ واحد کے، کسی کی خدا سمجھ کر پرستش نہیں کرتے، اور نہ مشرکین عرب کرتے تھے جیسا کہ اس کتاب (الوسیلہ) میں مفصل مذکور ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ تم اپنی پرستش کو "پرستش و عبادت" نہیں کہتے، کچھ اور نام دیتے ہو، مگر ناموں کے اختلاف سے حقیقت تو بدل نہیں سکتی۔

حساس آدمی کے لئے مسلمان مشرکوں کے حالات و خیالات معلوم کرنا ایک ناقابل برداشت مصیبت ہے۔ اس فرقہ میں عقل و نقل دونوں کا کال ہے۔ ایک طرف تسلیم کرتے ہیں کہ خدا علام الغیوب ہے، سمیع و بصیر ہے، آسمانوں اور زمینوں میں ایک ذرہ بھی اس سے اوجھل نہیں اور نہ بغیر اس کی مرضی کے حرکت کر سکتا ہے، وہ ہم سے دور نہیں، نزدیک ہے اور اتنا نزدیک کہ اس سے زیادہ نزدیکی ممکن نہیں، پھر وہ رحمان و رحیم ہے، غفور و غفار ہے، سخی ہے، بے حساب دیتا ہے، جبار بادشاہ (ایسا) نہیں کہ کسی کو اپنے دربار نہ آنے دے۔ ہر وقت اس کا دروازہ کھلا ہے، ہر وقت اس کا ہاتھ پھیلا ہے، ہر وقت اس کا لنگر جاری ہے، یہ سب اور اس سے زیادہ جانتے ہیں، مگر۔ . . . "مگر" کے آگے عقل و دانش کی موت ہے، انسانیت اور انسانی شرافت کا ماتم ہے! "مگر" کے بعد یہ ہے کہ قبروں کے سامنے جھکنا ضروری ہے! مردوں سے منتیں ماننا لازمی ہے! سفارش و شفاعت کے بغیر اس دربار میں رسائی ناممکن ہے۔ یہ قبر "غوث الاعظم" کی ہے جو مر جانے کے بعد بھی "غوث" ہیں، اور ملک الموت سے قبض کی ہوئی روحوں کا تھیلا چھین سکتے ہیں یہ "محبوب سبحانی" ہیں۔ "عاشق جانثار" کو ضد کر کے مجبور کر دیتے ہیں! یہ "غریب نواز" ہیں اور مرنے کے بعد بھی مٹھیاں بھر بھر کے دیتے ہیں۔ . . . ! چنانچہ انسانیت و اسلام کے یہ مدعی جوق در جوق قبروں پر جاتے ہیں، ماتھے گھستے ہیں، ناک رگڑتے ہیں، اور وہ سب کچھ کرتے ہیں جو کوئی شریف النفس اور خوددار انسان کسی مخلوق کے سامنے نہیں کر سکتا۔ انسان کے پاس سب سے بڑی دولت اس کی اپنی "انسانیت" ہے۔ یہ جانتے ہیں اور اس متاع عزیز کو چونے اور اینٹ کے چبوتروں پر بڑی بے دردی

ستھرا بنا کر آتے ہیں!

اگر کہا جاتا ہے کہ دیکھو کیا کرتے ہو! شریعت نے منع کیا ہے، شرک ٹھیرایا ہے جہنم سزا بتائی ہے تو جواب میں اعراض و انکار ہے، تاویل و تحریف ہے، شریعت و حقیقت کی بحث ہے، ظاہر و باطن کی حجت ہے، وہابی و حنفی کا فرق ہے۔ قرآن کی آیت اور محمد رسول اللہ کی حدیث کے مقابلہ میں حسن بصری، شبلی، جیلانی، چشتی کے ملفوظات ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کسی نے بھی کوئی شرک جائز نہیں رکھا۔ مگر کس سے کہا جائے؟ کان ہوں تو سنیں، آنکھیں ہوں تو دیکھیں، دل ہوں تو سمجھیں:

"لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم

آذان لا یسمعون بھا، اولئک کالانعام بل ھم اضل" (۷:۱۷۹)

ترجمہ: ان کے دل ہیں مگر وہ ان کو سمجھنے کے لئے استعمال نہیں کرتے، ان کے آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں، ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، دراصل وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔"

یہ صرف عوام کا ہی حال نہیں کہ جہالت کی وجہ سے معذور کہے جائیں، ان کا بھی ہے جو اپنے تئیں منہ پھاڑ پھاڑ کے "علماء امت" "وارث علوم نبوت" اور "انبیاء بنی اسرائیل" کا مشابہ بتاتے ہیں، ایک طرف اسقاط شریعت کے عالم اور دوسری طرف "حقیقت و طریقت" کے راز داں ہونے کے مدعی ہیں۔ دراصل یہی لوگ امت محمدیہ کے لئے اصلی فتنہ اور تمام تباہیوں اور بربادیوں کے اصلی سبب ہیں۔ یہ علمائے سوء اس امت کے "قریبی" "و فقیہی" اور "صدقی" ہیں۔ "ہاروت و ماروت" ہیں، "رؤس الشیاطین" ہیں۔ انہیں نے شریعت کی تحریف کی ہے، انہی نے کتاب و سنت کا دروازہ مسلمانوں پر بند کیا ہے، انہی نے طریقت و بدعت کی تاریکی پھیلائی ہے، انہی نے اسلام کا نام لے کر اسلام کو مسلمانوں کے دلوں سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ تیرہ سو برس کی پوری تاریخ ہمارے سامنے کھلی رکھی ہے، وہ کون سی مصیبت ہے جو ان کے ہاتھوں نہیں آئی، وہ کون سی گمراہی ہے جس کا جھنڈا انہوں نے اپنے کاندھوں پر نہیں اٹھایا!

حضرت عبد اللہ بن مبارک کہہ گئے ہیں:

وَھل بدّل الدّین الا الملوک ... وا حبار سوء و رھبانھا

کہ "کیا دین کو بادشاہوں، علمائے سوء اور صوفیوں کے علاوہ کسی اور نے بدل ڈالا ہے؟"

الفاظ سخت ضرور ہیں اور شاید قابلِ مؤاخذہ بھی ہیں۔ مگر دل و جگر ہیں جو گھاؤ پڑے ہوئے ہیں، اور زیادہ ماتم پر مجبور کرتے ہیں۔ کون انسان ہے جو تیس کروڑ انسانوں کی بے دردانہ تباہی دیکھے اور خاموش رہے؟ کون مسلمان ہے جو امتِ مرحومہ پر یہ فتنہ اقامت تا عنت اپنی آنکھوں سے دیکھے اور چپ رہے؟ کیا اس کے بعد بھی انسان دیوانہ نہ ہو جائیگا کہ دن کو رات بتایا جاتا ہے، آفتاب کو سیاہ ٹیکا کہا جاتا ہے، حق کو باطل اور باطل کو حق ٹھہرایا جاتا ہے؟ کون مسلمان ہے جس کے دل میں ذرا بھی نورِ ایمان ہو اور شریعت کو ضلالت، سنت کو بدعت، ایمان کو کفر، توحید کو شرک اور شرک کو توحید ہوتے دیکھے، اور جوش سے ابل نہ پڑے؟ مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کہ "کتاب و سنت کا فہم ناممکن ہے۔ لہٰذا اس سے دور رہو، اشخاص کی تقلید واجب ہے لہٰذا بے چون و چرا ہمارے پیچھے چلے چلو، قبریں اونچی کرو، قبے بناؤ، اولیا سے منتیں مانگو، خدا تک مخلوق کو وسیلہ بناؤ جو چاہو کرو بخشے جاؤ گے کیونکہ شفیع المذنبین کی امت ہو۔۔۔ یہی دین ہے، یہی شریعت ہے، یہی سنت ہے"! کیا ہم یہ سب سنیں اور خاموش بیٹھے رہیں؟ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ مصلحین امت اٹھیں اور علماء سوء کے چہرہ سے نقاب الٹ دیں تاکہ مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ ان بڑی بڑی پگڑیوں کے نیچے شیطان کو سجدہ کرنے والے سر ہیں، اور ان لمبی لٹکتی ڈاڑھیوں کی اوٹ میں کفر و ریا کی سیاہی چھپی ہوئی ہے!

کیا مسلمان اپنے "عالموں" اور "رہنماؤں" کے اسلام و اصلاح کا حال سننا چاہتے ہیں؟ اچھا ایک مستقل کتاب کا انتظار کریں، یہاں اس مختصر دیباچہ میں گنجائش نہیں۔ تاہم عبرت کے ساتھ یہ واقعہ نوٹ کر لیں کہ ان کے ایک "مستند عالم" نے جو "صوفی" اور شاید "پیر" بھی ہیں۔ تحریکِ خلافت کے دوران میں تجویز کی تھی کہ علماء و مشائخ کا ایک وفد مرتب ہو کر اجمیر شریف جائے اور خواجہ صاحب کو امت کی ایک ایک مصیبت سنا کر فریاد کرے۔ صرف تجویز ہی نہیں بلکہ سنا ہے کہ عملاً یہ مولوی صاحب اپنے ہم مشربوں کے ساتھ شدِ رحال کر گئے اور مزار پر خوب روئے پیٹے۔ مگر افسوس، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا اور بے مراد لوٹے چلے آئے۔ کیا یہی وہ توحید ہے جسکی بنیادیں قرآن نے قائم کی تھیں؟ جس کی حفاظت کے علمائے دین، مدعی ہیں اور جس کے

اتباع و تمسک پر مسلمانوں کو ناز ہے؟ اگر خواجہ صاحب امت محمدیہ کو اس کے مصائب سے نجات دلا سکتے ہیں تو رام و کرشن کی غلامی پر مسلمان کیوں منہ بناتے ہیں؟ اس اجمیری وفد کی تحریک پرائیویٹ نہ تھی، اخبارات کے کالموں میں علانیہ کی گئی تھی، مگر کسی عالم نے بھی یہ اعلان کرنے والے کی زبان نہ پکڑی کہ یہ شرک ہے، بلکہ بہت سے مولویوں نے تو اس کی تحریراً تائید کی جیسا کہ اخبارات کے پرانے فائل گواہ ہیں۔ کیا یہی وہ حفاظت دین ہے جس کا بیڑا ہمارے علماء اٹھائے ہوئے ہیں؟

اور اے کاش، ضلالت و بدعت کی حمایت علماء کے اسی گروہ میں محدود ہوتی ہے جسے بدعتی کہا جاتا ہے۔ اور اس گروہ میں منتقل نہ ہوتی جو اصلاح و تجدید کا مدعی ہے۔ میں یہ المناک واقعہ انتہائی رنج و اندوہ کے ساتھ تاریخ کے حوالے اور مسلمانوں کے گوش گزار کرتا ہوں کہ ابھی چند دن کی بات ہے کہ اس جماعت کے ایک تعلیمی مرکز کے شیخ اعظم اور دوسرے مشائخ نے "تعزیہ داری" جیسی صریح بدعت بلکہ شرک کے خلاف فتویٰ دینے سے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ موجودہ حالات میں ایسا فتویٰ "خلاف مصلحت" ہے!

کیا یہی طریقہ شریعت کی حفاظت کا ہے؟ کیا یہی نیابت انبیاء ہے جس کا فرض ہمارے علماء اس خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں؟ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ مسلمان آنکھیں کھولیں، اپنے مذہبی پیشواؤں کی حقیقت معلوم کریں اور دین کی حفاظت اور شرک و بدعت کے ازالہ کے لئے خود آگے بڑھیں؟ اسلام میں نہ پاپائیت ہے نہ رہبانی پیشوائیت۔ وقت آگیا ہے کہ یہ خود ساختہ پیشوائیت ڈھا دی جائے تاکہ اللہ کے بندوں کا تعلق اللہ کے دین سے براہ راست ہو جائے۔

بشکریہ "حزب اللہ"
توحید روڈ، کیماڑی
کراچی